إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

انتباہِ حق گو

بر

انحرافِ ناریجو

از قلم:

مفتی محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پس منظر

سکھر کے قریب ایک دیہات میں ایک مولانا صاحب گستاخِ سیدۂ کائنات ارذل آصف دجالی کے حامی رہتے ہیں۔ تھوڑی بہت ابتدائی کتب کی تدریس بھی کرتے ہیں اور چونکہ ارد گرد کے دیہاتوں میں کوئی دوسرا عالم موجود نہیں، لہٰذا موصوف اپنے آپ کو اپنے تئیں یگانۂ روزگار سمجھے بیٹھے ہیں۔

موصوف ایک روز محترم جناب قاری عزیز الرحمن سکندری صاحب کی ہمراہی میں جامعۃ العین سکھر آئے اور اس وقت بندہ ادارے میں موجود نہیں تھا اور نہ ہی مجھے ان کے آنے کی کوئی اطلاع تھی کہ وہ آئیں گے۔ جب جامعہ میں آئے تو حضرت مولانا محمد صادق سومرو اور مولانا محمد نذر فراز صاحبان نے مجھے اطلاع دی۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں مصروف ہوں اور اس وقت ملاقات نہیں کر سکتا۔

موصوف کوئی لگ بھگ آدھ گھنٹہ جامعہ میں ٹھہرے ہوں گے، اس کے بعد محترم جناب قاری عزیز الرحمن صاحب کے ساتھ واپس چلے گئے اور معلوم ہوا کہ حضرت نے اس کے بعد اپنے نام کے ساتھ "مناظرِ اسلام" بھی لکھوانا شروع کر دیا اور اپنے آپ کو "فاتح" بھی ظاہر کرنا شروع کر دیا۔

میں موصوف کی اس حماقت پہ نہ کسی قسم کا تبصرہ کرنا چاہتا تھا اور نہ ہی موصوف اس لائق ہیں کہ ان کو مخاطب بنایا جائے۔ اور اس کا فیصلہ کرنے کے لیے قارئینِ کرام کو کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں، سطورِ ذیل میں موصوف کی تحریر کا حرف بحرف ذکر آئے گا جس کو کوئی بھی عقلمند پڑھ کر موصوف کی علمی اور عقلی حیثیت کا اندازہ لگا لے گا۔ اور صرف موصوف ہی

نہیں، پورا دجالی ٹولہ بشمول ارذل آصف دجالی علم و عقل سے انفصالِ حقیقی کے درجے پر فائز ہیں۔

لیکن کہتے ہیں کہ "اندھوں میں کانا راجا"

ارد گرد کے دیہاتوں میں کوئی عالم نہ ہونے کی وجہ سے موصوف اپنے آپ کو سورما سمجھتے ہیں۔ کبھی حضرت مولانا عبد الرؤف عینی صاحب سے کج بحثی تو کبھی حضرت علامہ اظہار حسین مہر عینی صاحب کے بارے میں عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش۔

بندہ کا طرزِ عمل موصوف اور ان جیسوں کی شرارتوں کے مقابل بس اتنا ہے کہ اس شعر کو دہرا لیتا ہے:

عرفی تو میندیش زغوغائے رقیباں
آوازِ سگاں کم نہ کند رزقِ گدا را

اور موصوف اس چیز کے اہل بھی نہیں کہ انہیں مخاطب بنایا جائے۔

نار یجو دجالی کا علمی مبلغ:

جن دنوں بندہ جامعہ انیس المدارس میں فرائضِ تدریس سرانجام دیتا تھا، ان دنوں ان دجالی صاحب کو وہاں نحو میر پڑھانے کے لیے رکھا گیا تھا اور پھر تقریباً تین ماہ بعد اس لیے نکال دیا گیا کہ موصوف نحو میر بھی نہیں پڑھا پائے تھے اور بندہ ان دنوں اس ادارے کا شیخ الحدیث اور صدر المدرسین تھا اور تخصص فی الافتاء کے تمام اسباق بندہ ہی کے پاس ہوا کرتے تھے۔

جب موصوف کے علمی زور کی حالت ایسی ہے تو پھر بندہ ایسے شخص کو کیسے مخاطب بنائے اور کیوں بنائے؟

لیکن موصوف ہر وقت تخریب کاری میں مصروف رہتے ہیں اور ہمارے بعض احباب بالخصوص محترم جناب قاری عزیز الرحمن صاحب اور ان کے والد محترم وغیرہما کو پریشان

کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

پس قاری عزیز الرحمن صاحب نے چاہا کہ اس مسئلہ کو کسی منطقی انجام تک پہنچایا جائے۔ سو انہوں نے اس سلسلہ میں کوشش کی تو موصوف نے سطورِ ذیل میں مندرج سوالات کا پرچہ اور کچھ تصاویر بندہ کی جانب ارسال کروائیں اور اپنے گمانِ فاسد میں یہ بہت بڑا تیر مار دیا۔ راقم الحروف گستاخانِ جگر گوشۂ رسول ﷺ کے پورے ٹولے کی حیثیت سے پہلے بھی واقف تھا اور ان سوالات نے بندہ کی فکر کو مزید تقویت بخشی۔

بندہ ہر گز نہیں چاہتا تھا کہ ایسے شخص کو مخاطب بنائے لیکن مخلصین کے اصرار پر اور اپنے سادہ لوح سنی بھائیوں کی تشفی کی خاطر چند سطور سپردِ قرطاس کرنا چاہ رہا ہے جن سے حامئ گستاخ دجالی کا راہِ حق سے انحراف اور موصوف کی جانب سے موصول ہونے والے پرچہ اور تصاویر کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔

اللہ کریم حق سمجھنے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھنے کی توفیق بخشے۔

آمین

بحرمۃ النبی الامین وآلہ الطاہرین

صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم

محمد چمن زمان نجم القادری

جامعۃ العین۔ سکھر

04 جمادی الاولی1444ھ

29 نومبر2022ء

نار یجو دجالی کی جانب سے

موصول ہونے والے پرچہ جات

سب سے پہلے حامیٔ گستاخِ سیدۂ کائنات کی جانب سے موصول ہونے والی تحریر موصوف ہی کے الفاظ میں ملاحظہ ہو:

Date:- 6-11-2022

سورۃ محمد آیت نمبر (۱۹)

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور
عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو

اگر گناہ کی نسبت خاصوں کی طرف اعلیٰ حضرت نے کی ہے اور اس
کی تاویل کی جاتی ہے تو لفظ خطا کی تاویل کیوں نہیں کی
جاتی اور قبول کیوں نہیں کی جاتی اور جن علماء اہلسنت اور
سادات اہلسنت نے انبیاءؑ کی طرف نسبت کی ہے خطا اور
گناہ کے لفظ کی اور بعد میں تاویل کی ہے اور ان کو اہلسنت
سے خارج کیوں نہیں کیئے جاتے اور وہ جو کہتے ہیں خطائے
اجتہادی منصب نبوۃ کے خلاف نہیں ہے اور یہ نبی سے
واقع ہو سکتی ہے تو (نبی) غیر نبی سے واقع ہونے میں گستاخی
اور خروج اہل سنت کیوں ہے 1400 سو چالیس تک کسی نے
بھی فتاوی لگایا ہے خطا کے قائلین پر گستاخی اور خروج
اہل سنت کا فتاوی دیا ہے اور اس امام کا حوالہ دیں

خطائے اجتہادی کے قائلین اماموں اور مفسرین اور
اولیاءؒ کے نام جو انبیاءؑ کے خطا کے قائل ہیں
خطا بول کر اجتہادی مراد لیتے ہیں

سید پیر کرم شاہ الازہریؒ سید پیر مہر علی شاہ
علامہ اسماعیل حقی حنفی مجدد الف ثانی
امام اعظم ابو حنیفہ علامہ غلام رسول سعیدی
علامہ سید احمد سعید کاظمی علامہ صاحب نبراس
علامہ بحر العلوم علامہ سید اسد اللہ شاہ غالب
علامہ ساوی دعوت اسلامی کے مفتی محمد قاسم قادری
علامہ عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی

یہ علماء انبیاء کی خطائے اجتہادی کے قائل ہیں ہے
جلالی صاحب کیوں خارج ہے
اگر اردو محاورات کی بات ہے تو اردو والے
مضامین لکھتے آئے ہیں تو اچانک محاورا کیسے
بدل گیا

بینوا بو ادلہ :-

اور عرفان شاہ مشہدی اور حنیف قریشی خطا کی
نسبت اہلبیت کی طرف پھیلے کرتے تھے

کیا انھوں نے توبہ کی ہے کیا اس کا ثبوت ہے
اگر نہیں ہے تو کیوں عاشقِ رسول بنتے پھرتے ہیں
اور جو عرفان شاہ مشہدی کہہ رہیں ہیں
ملحد علی ہیں اور علی ملحد ہیں کیا یہ
اہلسنت کا عقیدہ ہے

سائل خادم العلماء غلام حسین سکندری
گوسر جی
فتاح عکاز

قارئینِ کرام!

ہم نے موصوف کی جانب سے بھیجے گئے سوالیہ پرچہ کی تصویر اس لیے لگائی تاکہ قارئین کو کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے۔ ہم موصوف کی جانب سے بھیجے گئے سوالیہ پرچہ کا جائزہ لینے سے پہلے اس سوالیہ پرچہ کے ساتھ موصول ہونے والی کچھ اور تصاویر بھی ہدیۂ قارئین کرنا چاہیں گے تاکہ قارئین کی نظر میں دجالی ٹولے کے افراد کی عقل و دانش مزید آشکار ہو سکے۔

ناریجو دجالی نے سوالیہ پرچہ کے ساتھ ایک تصویر یہ بھی بھجی:

26

ماخذ و مصادر

تفسیر ثمرقندی	ابو اللیث ثمر قندی
تفسیر ثعلبی	احمد بن محمد ثعلبی
تفسیر الوجیز	علی بن احمد نیشاپوری
تفسیر بغوی	حسین بن مسعود البغوی
تفسیر قرطبی	ابو عبید اللہ محمد بن احمد القرطبی
تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد
اللباب فی علوم الکتاب	ابو حفص عمر بن علی
الجواہر الحسان	ابو زید عبد الرحمن الثعالبی
البحر المدید	ابو العباس احمد بن محمد بن المہدی
تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناء اللہ
صحیح البخاری	ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ
مسند الشافعی	آبو عبد اللہ محمد بن ادریس المکی
فواتح الرحموت	علامہ عبد العلی لکھنوی
تصفیہ مابین سنی و شیعہ	پیر سید مہر علی شاہ صاحب
فقہ اکبر	امام اعظم ابو حنیفہ
اصول الدین	ابو الیسر محمد بزدوی
التعرف لمذہب اہل التصوف	امام ابو بکر محمد الکلاباذی
اصول الدین	ابو منصور بغدادی
ملفوظات مہریہ	پیر سید مہر علی شاہ صاحب
فتاوی رضویہ	اعلی حضرت امام احمد رضا

محترم قارئین!

آپ سوچ رہے ہوں گے کہ شاید ناریجو دجالی نے اس تصویر کے ساتھ یا صفحہ کی پشت پر کچھ لکھ کر بھیجا ہو گا۔۔۔ لیکن اگر آپ یقین جانیں کہ ایسا بالکل بھی نہیں۔

اور میں سمجھتا ہوں کہ اہلِ عقل کو یہیں سے موصوف کی بے مثال حماقت کا اندازہ ہو گیا ہو گا۔۔۔!!!

اس عقل کے دشمن سے کوئی پوچھے کہ اس تصویر کا کیا مطلب ہے؟

کیا اس تصویر سے ارذل آصف دجالی کی جانب سے کی جانے والی گستاخی درست ثابت ہو پائے گی؟

کیا اس تصویر سے ارذل آصف دجالی کا بیان کردہ من گھڑت قاعدہ:

"ان الامکان اذا کان متعلقا بالماضی یستلزم الوقوع"

کیا اس تصویر سے یہ قاعدہ درست ثابت ہو رہا ہے؟

حماقت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے لیکن کچھ لوگ بے انتہا احمق ہوتے ہیں۔۔۔!!!

اس پرچہ پر چند کتابوں کے نام اور ان کے مصنفین کے نام لکھے ہوئے ہیں اور اوپر "مآخذ و مصادر" لکھا ہوا ہے۔

گھوسڑجی کا کوئی سمجھدار شخص اس عقل سے عاری ناریجو دجالی سے جا کر پوچھے کہ:

کیا ان چند کتابوں کے نام اور ان کے مصنفین کے نام پیش کر کے تم نے آصف دجالی کو درست ثابت کر لیا ہے؟

بریں عقل و دانش بباید گریست۔۔۔!!!

قرآنِ عظیم کی بے ادبی

قارئینِ کرام!

اب ہم آپ کو ناریجو دجالی کی جانب سے بھیجی گئی چوتھی تصویر بھی دکھانا چاہیں گے اور امید کرتے ہیں کہ آپ اسے خوب غور سے دیکھیں گے:

مطالبہ ضروری تھا۔
اِس موضوع پر ایک اور دلیل جو فریق مخالف کی طرف سے دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بموجب آیۂ تطہیر اہلِ بیت علیہم الرّضوان کو پاک گردانا ہے۔ لٰہذا سیّدۃ النّساء رضی اللہ عنہا فدک کا دعویٰ کرتے ہوئے کسی ناجائز امر کی مُرتکب نہیں ہوسکتیں۔ اِس دلیل کا تفصیلی جواب آگے چل کر آیتِ تطہیر کی فصل میں دیا جائے گا۔ یہاں اِتنا کہہ دینا کافی ہے کہ آیتِ تطہیر کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ یہ پاک گروہ معصوم ہیں اور اُن سے کسی قسم کی بھی خطا کا سرزد ہونا ناممکن ہے۔ اِسکا مطلب یہ ہے کہ اگر بمقتضائے بشریّت اُس سے کوئی خطا سرزد بھی ہوتو وہ عفو وتطہیرِ الٰہی میں داخل ہوگی۔ سیّدۃ النّساء رضی اللہ عنہا کی تحریک اور سلسلہ جُنبانی نے ہم کو سمجھا دیا کہ آیۂ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ (النساء۔۱۱) (خدا تمہاری اولاد کے متعلق تم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے)

قارئینِ کرام!

اس تصویر کے مندرجات پہ ہم آگے چل کر بات کریں گے لیکن یہاں آپ کی توجہ تصویر میں نظر آنے والی کتاب "تصفیہ شریف" کے نیچے رکھے کلامِ الٰہی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں۔

قارئینِ کرام!

فرقہ خطائیہ دجالیہ سے تنازع کی ابتداء رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر سیدۃ نساء العالمین سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ تعالی علیہا کی گستاخی سے ہوئی۔

لیکن سامنے نظر آنے والی تصویر گواہ ہے کہ اس ٹولے کی نظر میں تو کلامِ الٰہی قرآنِ عظیم کا بھی کوئی ادب نہیں۔

نیچے قرآنِ کریم کھول کر رکھ دیا گیا ہے اور اس کے اوپر دوسری کتاب کو رکھ لیا گیا ہے۔

ابو عبد اللہ حسین بن حسن حلیمی متوفی 403ھ پھر احمد بن حسین بیہقی متوفی 485ھ لکھتے ہیں:

ومنها أن لا يحمل على المصحف كتابًا آخر

یعنی قرآنِ عظیم کی تعظیم سے ہے کہ اس پر کوئی کتاب نہ رکھے۔

(المنہاج فی شعب الایمان للحلیمی2/212 ، شعب الایمان للبیہقی2/323)

محمد بن علی حکیم ترمذی نوادر الاصول میں لکھتے ہیں:

وَمن حرمته إِذا وضع الصَّحِيفَة أَن لَا يتْركهُ منشورا وَأَن لَا يضع فَوْقه شَيْئا من الْكتب حَتَّى يكون أبدا عَالِيا على سَائِر الْكتب

یعنی قرآنِ عظیم کی حرمت سے ہے کہ:

اسے کھلا نہ چھوڑے۔ اور اس کے اوپر کوئی کتاب نہ رکھے۔ حتیٰ کہ قرآنِ عظیم ہمیشہ ساری کتابوں سے اوپر رہے۔

(نوادر الاصول3/254)

قارئینِ کرام!

ہم یہ حوالے صرف اہلِ حق اور اہلِ ادب کے لیے پیش کر رہے ہیں۔ رہی بات دجالی ٹولے کی اور ناریجو دجالی کی تو ان حضرات کو ادب سے کیا لینا دینا؟ جن حضرات کی نظروں میں اللہ کے رسول ﷺ کی لختِ جگر کی کوئی عزت نہیں۔۔۔ جن کی نظروں میں نبیوں کی جانب غلطیوں کی نسبت بھی دین کا حصہ ہے۔۔۔ ان حضرات کو ادب کا سبق سکھانا بے سود ہے۔ ان کے حصے میں بے ادبی اور گستاخی آئی ہے، جیسا کہ ان کے پیشوائے اعظم ابلیس لعین کے حصے میں سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ السلام کی بے ادبی آئی تھی، اسی طرح اس دجالی ٹولے کے حصے میں گستاخی اور بے ادبی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

ناریجو دجالی کی گفتگو کا جائزہ

قارئینِ کرام!

اب ہم آتے ہیں ناریجو دجالی کے سوالیہ پرچے کی جانب اور اس کا لفظ بلفظ جائزہ لیتے ہیں:

× ناریجو دجالی نے کہا:

سورۃ محمد آیت نمبر19

اور اے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔
اگر گناہ کی نسبت "کاص" کی طرف اعلی حضرت نی کی ہے اور اس کی تاویل کی جاتی ہے تو لفظ خطا کی تاویل کیوں نہیں کی جاتی؟

✓ میں توفیقِ خداوندی سے کہتا ہوں:

قارئینِ کرام!

میں گزشتہ صفحات میں ناریجو دجالی کی تحریر کا عکس پیش کر چکا ہوں۔ اس کو دیکھا جا سکتا ہے کہ موصوف کی گفتگو کی ابتداء میں "بسم اللہ" شریف تک موجود نہیں۔ لیکن میں اس پہ زیادہ گفتگو نہیں کرنا چاہوں گا۔ کیونکہ جن حضرات کو ایمانیات کی پرواہ نہ ہو ان سے آدابِ شریعت کی پاسداری کا تقاضا بے فائدہ ہے۔

رہی بات ناریجو دجالی کے اعتراض کی تو سب سے پہلے میں قارئین کو آصف دجالی کی وہ گفتگو یاد دلانا چاہوں گا جس کو درست ثابت کرنے کے لیے ناریجو دجالی تڑپ رہا ہے۔

ملعونِ زمانہ آصف دجالی نے مسئلہ فدک کو بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر سیدۃ نساءِ اہل الجنۃ کی جانب برسرِ منبر انتہائی گھٹیا انداز میں خطا کی نسبت کرتے ہوئے کہا:

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اگر یہ دلیل پیش کی تھی تو پھر بھی معصوم نہیں تھیں۔

غلطی ہو گئی۔

https://youtu.be/7oO8ZFkNBhE

دوسری جگہ خطاب کرتے ہوئے کہا:

اور خطا پر تھیں۔ جب مانگ رہی تھیں تو خطا پر تھیں۔

https://youtu.be/QQdu2VxcPFU

جب لعین اشرف آصف دجالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لختِ جگر کی جانب خطا کی نسبت کی ناپاک جسارت کی تو علمائے اہلسنت نے آصف دجالی کو پہلے سمجھایا۔ جب وہ بدبخت نہ سمجھا تو اس بدبخت پر گستاخی کا فتوی لگایا۔

ناریجو دجالی کا نام "غلام حسین" ہے لیکن بدنصیب کی بدبختی دیکھیے کہ امام حسین کی والدہ ماجدہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ کے لیے اس شخص کی غیرت نہیں جاگی۔ اگر اس کی غیرت جاگی تو ایک ایسے احمق قسم کے شخص کے لیے جو صبح شام عظمت والی ہستیوں کی گستاخیوں میں مصروف رہتا ہے۔

کسی نے سچ کہا:

؎ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔۔۔!!!

بہر حال ناریجو دجالی کی مذکورہ بالا گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ:

فاضلِ بریلی مولانا احمد رضا خان صاحب نے خاص لوگوں کی جانب گناہ کی نسبت کی ہے اور اسے گستاخی نہیں کہا جاتا بلکہ اس کی تاویل کی جاتی ہے۔ پھر لفظِ خطا کی تاویل کیوں نہیں کی جاتی اور قبول کیوں نہیں کی جاتی؟

الزامی جوابات:

پہلے اس گفتگو کے الزامی جوابات ملاحظہ ہوں:

الزامی جواب خاص برائے ناریجو دجالی:

اگر کوئی شخص منبر پہ چڑھ کر ناریجو دجالی کی ماں، بہن، بیٹی یا بیوی کا نام لے کر کہے کہ "اس سے خطا ہوئی، اس سے خطا ہوئی" تو ناریجو دجالی اس کی بات کا برا مانے گا یا اس کی تاویل کرے گا؟

اگر ناریجو دجالی اس بات کا برا مانتا ہے تو ہم اس سے اسی کے الفاظ میں کہتے ہیں:

اگر گناہ کی نسبت "کاص" کی طرف اعلی حضرت نے کی ہے اور اس کی تاویل کی جاتی ہے تو لفظ خطا کی تاویل کیوں نہیں کی جاتی؟

اور اگر ناریجو دجالی کہے کہ:

اگر کوئی شخص اس کی ماں، بہن، بیٹی یا بیوی کا نام لے کر برسرِ منبر ان کی طرف خطا کی نسبت کرتا ہے تو ناریجو دجالی اس کی تاویل کرے گا اور اس کا برا نہیں مانے گا تو ہم موصوف کو کہیں گے کہ اپنی اس بات میں سچائی کے اظہار کے لیے آئندہ جمعۃ المبارک کو اپنی مسجد میں راقم الحروف کا خطاب رکھوائیں اور بندہ کو اپنا دعوی لکھ کر دیں اور بندہ برسرِ منبر آپ کی بہن، بیٹی، ماں، بیوی کا نام لے کر ان کے بارے میں کہے گا کہ:

"وہ خطا پر تھیں۔"

اگر آپ کو یہ بات بری نہیں لگتی اور آپ اس میں تاویل کے قائل ہیں تو حوصلہ کیجیے اور آئندہ جمعۃ المبارک بتاریخ 02 دسمبر 2022ء کو اپنی مسجد میں بندہ کا خطاب رکھوایئے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔۔۔!!!

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ

الزامی جواب برائے دجالی وناصبی ٹولہ:

- حضرت معاویہ نے چھ سو دینار کا ایک ہار خریدا جس میں چاندی، زبرجد، موتی اور یاقوت جڑے ہوئے تھے۔ جب حضرت عبادہ بن صامت نے یہ سب دیکھا تو کہا:

أَلَا إِنَّ مُعَاوِيَةَ ، اشْتَرَى الرِّبَا وَأَكَلَهُ ، أَلَا إِنَّهُ فِي النَّارِ إِلَى حَلْقِهِ

خبردار!

بے شک (حضرت) معاویہ نے سود والی خریداری کی ہے اور سود کھایا ہے۔

خبردار! (حضرت) معاویہ اپنی گردن تک جہنم میں ہیں۔

(شرح معانی الآثار ح5800)

- عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے سیدنا عبد اللہ بن عباس کے سامنے ایک رکعت وتر ادا کیے تو حضرت عبد اللہ بن عباس نے کہا:

مِنْ أَيْنَ تُرَى أَخَذَهَا الْحِمَارُ

کیا سمجھتے ہو کہ گدھے نے یہ وتر کہاں سے سیکھے ہیں؟

(شرح معانی الاآثار1719)

- حضرت معاویہ کے بارے میں امام بخاری کے شیخ علی بن جعد کہا کرتے تھے:

مات واللّٰه معاوية على غير الإسلام

یعنی اللہ کی قسم (حضرت) معاویہ کا خاتمہ اسلام پہ نہیں ہوا۔

(الجامع لعلوم الامام احمد 524/4)

- یحیی بن عبد الحمید حمانی کہتے تھے:

مَاتَ مُعَاوِيَةُ عَلَى غَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ

(حضرت) معاویہ کا خاتمہ اسلام پہ نہیں ہوا۔

(الضعفاء الکبیر للعقیلی 412/4 ، تاریخِ بغداد 251/16)

- حافظ عبد الرزاق کے سامنے حضرت معاویہ کا ذکر کیا گیا تو حافظ عبد الرزاق نے کہا:

لَا تُقَذِّرْ مَجْلِسَنَا بِذِكْرِ وَلَدِ أَبِي سُفْيَانَ

(حضرت) ابوسفیان کے بیٹے کے ذکر سے ہماری مجلس کو گندا نہ کرو۔

(الضعفاء الكبير للعقيلی 107/3 ، سير اعلام النبلاء 570/9 ، ميزان الاعتدال 610/2)

- علامہ سعد الدین تفتازانی متوفی 793ھ فرماتے ہیں:

وَلِهَذَا ذهب الْأَكْثَرُونَ إِلَى أَن أول من بغى فِي الْإِسْلَام مُعَاوِيَة

یہی وجہ ہے کہ اکثر اس طرف گئے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلے باغی حضرت معاویہ ہیں۔

(شرح مقاصد 306/2)

سوال یہ ہے کہ:

حضرت معاویہ کے لیے اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا بے ادبی ہے یا نہیں؟

اگر دجالی وناصبی حضرات اسے بے ادبی نہیں کہتے تو ہماری درخواست ہے کہ ان الفاظ کا ایک اشتہار بنوا کر سوشل میڈیا پہ شائع کریں اور لوگوں کو بتائیں کہ حضرت معاویہ کے بارے میں ان کی فکر ایسی ہے۔

اور اگر مذکورہ بالا جملے حضرت معاویہ کے حق میں بے ادبی اور گستاخی ہیں تو پھر سیدنا عبد اللہ بن عباس، حضرت عبادہ بن صامت، حافظ عبد الرزاق، علی بن جعد، یحیی بن عبد الحمید حمانی، علامہ سعد تفتازانی پر کیا فتوی بنے گا؟

اور حافظ عبد الرزاق اور علی بن جعد سے حدیث لینے والے امام بخاری پہ کیا فتوی بنے گا؟

پھر امام بخاری کو امیر المؤمنین فی الحدیث کہنے والوں پہ کیا فتوی بنے گا؟

فما ہو جوابکم فہو جوابنا!!!

تحقیقِ حال:

بندہ اس عنوان سے دسیوں کتب ورسائل ومضامین تحریر کر چکا ہے۔ ان میں سے "جانِ خیر الوری" اور "تنزیہ مکانۃ الزہراء عن وصمۃ الخطاء" المعروف "محفوظہ عن الخطا" زیادہ شہرت کی حامل ہیں۔

بندہ نے ان کتب ورسائل میں دلائلِ قاہرہ سے اشرف آصف دجالی کی گمراہی اور منہجِ اہلسنت سے روگردانی ثابت کی ہے۔ لیکن اگر اس کے باوجود ناریجو دجالی جیسے حضرات کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی تو یہ ان جیسوں کی اپنی بدنصیبی ہے۔

رہی بات مولانا احمد رضا خان صاحب کی جانب سے خواص کی جانب "گناہوں" کی نسبت کی تو اس سلسلے میں:

- سب سے پہلے:

اس آیہ مقدسہ کو دیکھ لیا جائے جس کے معنی کرتے ہوئے مولانا احمد رضا خان صاحب نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔

اللہ جل وعلا کا ارشادِ گرامی ہے:

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
(سورہ محمد آیت19)

آیہ مقدسہ میں ظاہری طور پر "ذنب" کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس کی جانب فرمائی گئی ہے۔ لیکن فاضلِ بریلی مولانا احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالی نے آیہ مقدسہ کے ترجمہ میں اس نسبت کو رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے ہٹا کر "خاص" لوگوں کی جانب اس لیے کیا کہ:

رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس کی جانب گناہ کی نسبت اہلِ اسلام کے نظریۂ عصمتِ انبیاء کے منافی ہے۔

مالک کریم جل وعلا ہر شے کا رب اور خالق ہے۔ معبود و پروردگار ہے۔ وہ جس کو جیسے چاہے مخاطب فرمائے، لیکن ہمیں یہ روا نہیں کہ ہم عظمت والی ہستیوں کے بارے میں عامیانہ الفاظ استعمال کریں۔

پس فاضلِ بریلی مولانا احمد رضا خان نے آیہ مقدسہ میں "ذنب" کی نسبت بظاہر ذاتِ مصطفی ﷺ کی جانب ہونے کے باوجود ترجمہ میں آداب کالحاظ رکھتے ہوئے اس نسبت کو ذاتِ مصطفی ﷺ سے ہٹا کر "خاص" لوگوں کی جانب کر دیا۔

فاضلِ بریلی مولانا احمد رضا خان کا یہ اسلوب تو ہمیں بڑی ہستیوں کا ادب سکھا رہا ہے۔ لیکن برا ہو الٹی عقل کا جو دجالی ٹولے بشمول ناریجو دجالی کے دماغ میں الٹ چکی ہے۔ مولانا احمد رضا خان صاحب نے جو اسلوب ادب سکھانے کے لیے اختیار کیا، دجالیوں نے وہیں سے بے ادبی سیکھی۔۔۔ یقینا اللہ جل وعلا نے سچ فرمایا:

يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ

➢ مزید برآں:

حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب تو قرآنِ پاک کا ترجمہ کر رہے ہیں اور کلامِ الٰہی کے پابند ہیں۔ ناریجو دجالی کا یہ اعتراض کہ اعلیحضرت نے یہ نسبت کی ہے، یہ سراسر جہالت ہے۔ باقی ذاتِ خداوندی پر کوئی پابندی نہیں، وہ جس ہستی کو جیسے چاہے مخاطب بنائے۔۔فانہ خالق کل شئ ورب العالمین

➢ نیز:

ناریجو دجالی بلکہ پورا دجالی ٹولہ صرف جہالت کا پلندہ ہے۔

"خاصوں" میں عمومی نسبت ہے جبکہ ہماری گفتگو لعینِ دوراں آصف دجالی کی اس گفتگو کے بارے میں ہے جس میں اس بدبخت نے رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر سلام اللہ تعالی علیہا کا نام لے کر نسبت کی۔۔۔ دونوں باتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے لیکن یہ فرق اہلِ عقل کو سمجھ آتا ہے، نہ تو ناریجو دجالی اس فرق کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ ہی باقی دجالی ٹولہ۔

➢ مزید بر آں:

ناریجو دجالی اور باقی دجالی ٹولہ بطونِ کتب اور برسرِ منبر کے فرق کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

ناریجو دجالی کو سمجھانے کے لیے میں اس کی سمجھ کے مطابق بات کرنا چاہوں گا:

ناریجو دجالی کی بہن، بیٹی، بیوی، ماں کا نام شناختی کارڈ اور اس کے علاوہ ان گنت سرکاری کاغذات میں درج ہو گا۔ لیکن یہی نام اگر برسرِ منبر لیے جائیں تو کیا ناریجو دجالی اس کو پسند کرے گا؟

اگر غیرت ہوئی تو یقیناً پسند نہیں کرے گا۔ جب پسند نہیں کرے گا تو ہم اس سے پوچھنا چاہیں گے کہ:

تمہاری بہن، بیٹی، بیوی، ماں کا نام سرکاری کاغذات میں درج تو ہے۔ پھر برسرِ منبر لینے کو نامناسب کیوں سمجھتے ہو؟

ممکن ہے کہ اس مثال سے ناریجو دجالی اور اس کے ہمنوا بات سمجھ سکیں۔

دعوتِ انصاف:

اور اگر پھر بھی یہ اصرار کیا جاتا ہے کہ:

ارذل آصف دجالی کی یہ بکواس بے ادبی کے زمرے میں نہیں آتی تو ہم مندرجہ ذیل جملوں کے بارے میں ناصبیوں، دجالیوں، خطائیوں بشمول ناریجو دجالی کے پوچھنا چاہیں گے کہ:

اگر کوئی شخص کہے:

حضرت ابو بکر صدیق کو جب حضرت عمر نے جمعِ قرآن کا کہا اور پہلے مرحلے میں حضرت ابو بکر صدیق نے اس کو قبول نہ کیا۔

اگر حضرت ابو بکر صدیق نے اس وقت جمعِ قرآن سے انکار کیا تو حضرت ابو بکر صدیق معصوم نہیں تھے۔ خطا ممکن تھی۔ بلکہ خطا پر تھے۔ جب جمعِ قرآن سے انکار کر رہے تھے، اس وقت حضرت ابو بکر خطا پر تھے۔ خطا پر تھے۔

ہم دجالیوں، ناصبیوں سے پوچھنا چاہیں گے کہ جو شخص اس قسم کی گفتگو بر سرِ منبر کہتا ہے اور حضرت ابو بکر صدیق کے موقف کو غلط ثابت کرنے کے لیے کہتا ہے، تو یہ بے ادبی شمار ہو گی یا نہیں؟

یونہی اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ:

قتالِ مرتدین کے معاملے میں ابتدائی طور پر حضرت عمر فاروق حضرت ابو بکر صدیق کے موقف کے حامی نہیں تھے۔

جب حضرت عمر فاروق نے سیدنا ابو بکر صدیق کے مخالفت کی تو حضرت عمر معصوم نہیں تھے۔ خطا کا امکان تھا بلکہ خطا پر تھے۔ جب حضرت عمر سیدنا ابو بکر کو قتالِ مرتدین سے روک رہے تھے تو حضرت عمر خطا پر تھے۔۔۔!!!

اور یہ معاملہ ایک دو مثالوں پر نہیں رکے گا۔ رسول اللہ ﷺ کے عظمت والے صحابہ کے بیچ ہزاروں اختلافات ہوئے۔ پس اگر کوئی شخص اٹھ کر دو مقدس ہستیوں کو آمنے سامنے رکھ کر بر سرِ منبر کہتا ہے:

یہ معصوم تھوڑا ہی تھے۔ خطا کا امکان تھا۔ بلکہ خطا پر تھے۔ جب ایسا کہہ رہے تھے یا ایسا کر

رہے تھے تو خطا پر تھے۔

سوال یہ ہے کہ:

دجالی، ناصبی، دعوتیے، منہبی حضرات وغیرہم اس سلسلے کی حوصلہ افزائی کریں گے یا حوصلہ شکنی؟

اگر حوصلہ شکنی تو کیوں؟

اگر کوئی شخص حضرت ابو بکر صدیق کو خطا پہ بولے۔۔۔ حضرت عمر کو غلطی اور خطا پہ قرار دے۔۔۔ حضرت عثمان کی تغلیط کرے تو خطائی، ناصبی، دجالی سب حرکت میں آجائیں۔۔۔

لیکن یہی بات رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر کے لیے کی جائے، جن کی بے ادبی خود رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی ہے۔ ایسی صورت میں ان ٹھیکیداروں کو تاویلیں یاد آجائیں۔۔۔

کیوں؟؟؟

× <u>ناریجو دجالی نے کہا:</u>

اور جن علماء اہلسنت اور ساداتِ اہلسنت نے انبیاء کی طرف نسبت کی ہے خطا اور گناہ کے لفظ کی اور بعد میں تاویل کی ہے اور وہ اہلسنت سے خارج کیوں نہیں کیے جاتے؟

✓ <u>میں خالقِ کائنات کی توفیق سے کہتا ہوں:</u>

قارئینِ ذی قدر!

اس دجالی کے الفاظ کو بغور ملاحظہ فرمائیں:

"**انبیاء کی طرف نسبت کی ہے خطا اور گناہ کے لفظ کی**"

یہ دجالی ٹولہ بشمول ناریجو دجالی ایسے پلید ہیں کہ ایک گدھے کو بچانے کی خاطر انبیائے کرام کی

جانب "گناہ کی نسبت" تک پہنچ چکے ہیں۔
یعنی:
اشرف دجالی کی طرف خطا کی نسبت نہ کرو، چاہے تمہیں اللہ کے نبیوں کی جانب خطا اور گناہ ہی کی نسبت کیوں نہ کرنی پڑے۔۔۔!!!
حیرت اور افسوس ہے ان حضرات کی روش پر۔۔۔
اگر یہ لوگ دین کے ترجمان رہے تو پھر اسلام اور کفر میں امتیاز کرنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔ حق اور باطل کو سمجھنا دشوار ہو جائے گا۔۔۔ سچ اور جھوٹ میں فرق انسانی بساط سے باہر نکل جائے گا۔
یہ وہ لوگ ہیں جو خود کو عالم سمجھتے ہیں لیکن اہلِ اسلام کے سامنے دین کو بگاڑ کر پیش کرنا ہی ان کا پیشہ ہے۔
رہا یہ سوال کہ:
جن علماء نے انبیاء کی جانب خطا اور گناہ کی نسبت کی ہے اور بعد میں تاویل کی ہے، ان کو اہلسنت سے کیوں نہیں نکالا جاتا؟
یہ اسلوب بھی ناریجو دجالی کی جہالت ہے۔
ناریجو دجالی سے ہمارا تقاضا ہے کہ ان علماء کی عبارات پیش کرے جنہوں نے انبیائے کرام کے لیے ایسے الفاظ بولے ہوں۔
اگر کسی عالم نے ایسا کچھ بولا ہے تو:
- ♥ کسی عالم کی عزت اللہ کے نبیوں کی عزت سے زیادہ بڑی نہیں۔۔۔!!!
- ♥ کسی عالم کو بچانے کی خاطر ہم اللہ کے نبیوں کی بے ادبی نہیں کر سکتے۔۔۔۔!!!

♥ اگر کسی عالم نے ایسی کوئی بات کی ہے جو انبیاء کی بے ادبی کے زمرے میں آتی ہے تو اس عالم پر اس کی گفتگو کے لائق حکم لگانے میں ہمیں کوئی عار نہیں ہو گا۔ کیونکہ کوئی عالم چاہے ارض و سما کے علوم پر ہی کیوں نہ حاوی ہو، اللہ کے کسی بھی نبی ﷺ کی شان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور یہی ہماری فکر ہے۔

ناریجو دجالی ایسے علماء کی عبارات سامنے لائے اور اس کے بعد ہم سے اس کے بارے میں حکم جانے۔۔۔!!!

× ناریجو دجالی نے کہا:

اور وہ جو کہتے ہیں خطائے اجتہادی منصبِ نبوت کے خلاف نہیں ہے اور یے نبی سے واقع ہو سکتی ہے تو (نبی) غیر نبی سے واقع ہونے میں گستاخی اور خروج اہلسنت کیوں ہے 1400 سؤ چالیس تک کسی نے بھی فتاوی لگایاہے خطا کے قائلین پر گستاخی اور خروج اھل سنت کا فتاوی دیاہے اور اس امام کا حوالہ دیں

✓ میں توفیقِ الہی سے کہتا ہوں:

قارئینِ کرام!

ناریجو دجالی کی تحریر اس کے علمی مبلغ پر شاہدِ عدل ہے۔

جن ناہنجاروں کو اردو کے دو لفظ سیدھے لکھنا نہیں آتے وہ اٹھ کر اللہ کے نبیوں کی جانب معاذ اللہ خطاؤں کی نسبت کرتے نظر آتے ہیں۔

رہی بات ان حضرات کی جو انبیائے کرام سے معاذ اللہ خطا اجتہادی کے صدور کے قائل ہیں تو ان کا یہ قول: "نا حق"، "نا صواب"، "نا قابلِ التفات"، "بے نور"، "بعید"،

"مہجور" بلکہ "محض اس کا ذکر بھی کتب کی طہارت میں خلل کا باعث ہے۔"
اس کی بے مثال تحقیق بندہ کی کتاب "عصمتِ اجتہادِ انبیاء علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام" میں ملاحظہ ہو۔

البتہ:

اس مسئلہ سے اشرف آصف دجالی کی براءت پر استدلال دجالی ٹولے کی ایسی حماقت ہے کہ وہ اس حماقت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔

کیونکہ مسئلہ خطا اجتہادی کے جواز یا عدمِ جواز کا ہے ہی نہیں۔ مسئلہ تو ایک ناہنجار کی جانب سے جگر گوشۂ رسول کی جانب:

ناحق، برسرِ منبر، انتہائی قبیح انداز میں، جانبِ مقابل کا دفاع کرتے ہوئے، مطلقا خطا اور غلطی کی نسبت کے تکرار کا ہے۔

مجھے صرف امید نہیں، کامل یقین ہے کہ دجالی ٹولہ اتنا فرق سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا۔

دجالی ٹولے کے سرغنہ اشرف آصف دجالی کی حالت یہ ہے کہ منبر پہ بیٹھ کر قانون وضع کرتا ہے:

ان الامکان اذا کان متعلقا بالماضی یستلزم الوقوع

جب امکان کا تعلق ماضی سے ہو تو اس کو وقوع لازم ہے۔

یعنی اشرف آصف دجالی اور ناریجو دجالی کا ماضی میں گدھا ہونا ممکن تھا اور بقول اشرف دجالی کے، جب امکان کا تعلق ماضی سے ہو تو اس کو وقوع لازم۔۔۔ لہذا اشرف آصف دجالی اور ناریجو دجالی کا گدھا ہونا لازم۔۔۔۔!!!

× **ناریجو دجالی نے کہا:**

خطائے اجتہادی کے قائلین اماموں اور مفسروں اور اولیاءُ کے نام جو انبیاء کے خطا کے قائل ہیں خطا بول کر اجتہادی مراد لیتے ہیں

✓ **میں توفیقِ الٰہی سے کہتا ہوں:**

قارئینِ کرام!

ہم سطورِ بالا میں بتا چکے کہ ناریجو دجالی عقل و فہم سے بالکل عاری شخص ہے۔

میری دسیوں کتب اور رسائل کے جواب میں ایک پرچہ لکھا اور وہ بھی ڈھنگ سے نہیں لکھ پایا۔

ہم سطورِ بالا میں بتا چکے کہ مسئلہ خطائے اجتہادی کے جواز و عدمِ جواز کا ہے ہی نہیں، مسئلہ اس اسلوبِ گفتگو کا ہے جو رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر سلام اللہ تعالیٰ علیہا کے خلاف استعمال کیا گیا۔

لطیفہ:

19 نومبر 2020ء کو برادرم مولانا محمد نذر فراز عینی کے بھائی کی عیادت کی خاطر رحیم یار خان جانا ہوا۔ وہاں ایک دجالی مولوی جو نام سے تو سعید تھا لیکن شقاوت کی تمام علامات اس پر موجود تھیں۔ اس نے مجھ سے ملاقات کی اور اشرف آصف دجالی کو درست ثابت کرنے کے لیے ویسی ہی باتیں کرنے لگ گیا جیسی سطورِ بالا میں ناریجو دجالی کی مذکور ہوئیں۔

بندہ نے اسے سمجھانے کے لیے کہا:

میں کہتا ہوں کہ "مولوی سعید ولد الحرام ہے" اور "حرام" سے حرمت والے معنی مراد لیتا ہوں۔ کیا آپ اس کو قبول کرو گے؟

وہ بولا کہ میں اس کو قبول نہیں کروں گا۔
میں نے کہا: کیوں قبول نہیں کروگے ؟ جب میں بعد میں وضاحت کررہاہوں کہ "حرام" کے معنی گالی والے نہیں بلکہ حرمت والے ہیں تو پھر اس کو قبول کیوں نہیں کرتے ؟ صرف اس وجہ سے کہ:
عرف میں یہ جملہ گالی شمار ہوتا ہے۔
گالی دینے کے بعد چاہے جتنی وضاحتیں ہو جائیں، وہ گالی کو نیکی بنانے سے قاصر رہتی ہیں۔
دورانِ گفتگو میں نے اسے دوبارہ کہا:
میں کہتاہوں کہ "مولوی سعید ولد الحرام ہے" اور "حرام" سے حرمت والے معنی مراد لیتا ہوں۔ کیا آپ اس کو قبول کروگے ؟
وہ دوبارہ بولا: میں قبول نہیں کروں گا۔
میں نے تیسری باریہی جملہ بولنا چاہاتو مولوی تڑپ کر بولا:
اب نہیں بولنا۔۔۔ اب یہ جملے نہیں بولنا۔۔۔!!!
میں نے کہا: نہیں بولتا۔ لیکن تمہیں یقین دلانا تھا کہ بعد والی تاویلوں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ عرف میں جو بات گستاخی اور بے ادبی سمجھی جائے، کہنے والا بعد میں سینکڑوں وضاحتیں دے دے، اس کی وضاحتوں سے ارد گرد کے لوگ مطمئن ہوں تو الگ بات ہے لیکن جس کے بارے میں بات کی گئی ہو، جس کی بے ادبی اور گستاخی کی گئی ہو، وہ ان وضاحتوں کو قبول نہیں کرتا۔

× ناریجو دجالی نے کہا:

دعوتِ اسلامی کے مفتی محمد قاسم قادری

✓ میں توفیقِ الٰہی سے کہتا ہوں:

دعوتِ اسلامی کے مفتی قاسم ہوں یا دعوتِ اسلامی کے امیر الیاس عطار صاحب۔ ہماری نظر میں دونوں اشرف آصف دجالی ہی کے دم چھلے ہیں۔

دعوتِ اسلامی ناصبیت کا پلیٹ فارم ہے، اہلِسنت کا نہیں۔ امیر وارباب دعوتِ اسلامی اشرف دجالی کے حامی وسپورٹر ہیں، ہمارے نزدیک ان کا حکم بھی وہی ہے جو اشرف آصف دجالی کا ہے۔ اَلْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

× ناریجو دجالی نے کہا:

اگر اردو محاورے کی بات ہے تو اردو والے مفسرین لکھتے آئے ہیں تو اچانک محاورہ کیسے بدل گیا؟

✓ میں توفیقِ الٰہی سے کہتا ہوں:

اگر ناریجو صاحب اختلافِ عرف ماننے سے انکاری ہیں تو ہم انہیں دعوت دیتے ہیں کہ:

اس جمعہ کے خطبہ میں منبر پہ چڑھ کر اپنی بیوی، اپنی بیٹیوں، اپنی ماں، اپنی بہنوں کے نام کا اعلان کریں۔۔۔!!!

قرآنِ عظیم نے حضرت عیسیٰ کی والدہ کا نام 34 بار لیا ہے اور ہم اس نام کو بر سرِ منبر بار بار لیتے ہیں۔ کیا ناریجو صاحب کی ماں، بہنیں، بیٹیاں، بیوی حضرت عیسیٰ کی والدہ سے زیادہ مقدس ہیں کہ ان کا نام منبر پہ نہیں لیا جا سکتا؟

× **ناریجو دجالی نے کہا:**

اور عرفان شاہ مشہدی اور حنیف قریشی خطا کی نسبت اہلبیت کی طرف پہلے کرتے تھے۔ کیا انہوں نے توبہ کی ہے کیا اس کا ثبوت ہے اگر نہیں ہے تو کیوں عاشق رسول بنتے پھرتے ہیں

✓ **میں توفیقِ الٰہی سے کہتا ہوں:**

پہلے تو ناریجو دجالی اس کا ثبوت پیش کرے کہ: امامِ اہلِسنت حجۃ الاسلام پیر سید عرفان شاہ صاحب مشہدی نے کب اہلبیت کی جانب خطا کی نسبت کی؟

اس کے بعد اس پہ بات ہو گی۔

رہی بات برادرم مفتی محمد حنیف قریشی صاحب کی تو ناریجو دجالی سے درخواست ہے کہ اس کے بھی ثبوت فراہم کرے اور اس کے بعد اس کے بارے میں سوال کرے۔

× **ناریجو دجالی نے کہا:**

اور جو عرفان شاہ مشہدی کہہ رہیں ہیں محمد علی ہیں علی محمد ہیں کیا یے اہلسنت کا عقیدہ ہے

✓ **میں توفیقِ الٰہی سے کہتا ہوں:**

حضرت قبلہ پیر سید عرفان شاہ صاحب مشہدی دامت فیوضہم نے کیا کہا اور کیا الفاظ بولے؟

ناریجو دجالی پہلے ان کا ثبوت پیش کرے، اس کے بعد اس پہ بات ہو گی۔

لیکن ناریجو دجالی کو رئیس المجددین، مامور من الرسول، فاتحِ قادیانیت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب کا ایک شعر ضرور سنانا چاہوں گا۔ فرمایا:

مہر علی ہے حب علی اور حب نبی ہے مہر علی

لحمک لحمی ، جسمک جسمی ، فرق نہیں مابین پیا

حرفِ آخر

قارئینِ کرام!

بندہ نے یہ سطور صرف کچھ دوست احباب کے اصرار پر سپردِ قرطاس کی ہیں ورنہ دجالی ٹولہ از اول تا آخر جہالتوں کی پیداوار اور اصول وضوابط شرع سے سراسر بے بہرہ ہے۔

دجالی ٹولے کا سرغنہ اشرف آصف دجالی پھدک پھدک کر مناظرے کے چیلنج دیا کرتا تھا۔

جب اس کے چیلنجز کے مقابل 18 جنوری 2021 کو بندہ نے سرزمینِ لودھراں پر اس کو مناظرے کا چیلنج دیا اور 02 فروری 2021 تک کی مہلت دی تو ایسے غائب ہو گیا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

اس گمراہ ٹولے کی حالت یہ ہے کہ ایک احمق ملاں کو بچانے کی خاطر انبیائے کرام کی مقدس ہستیوں کو تختہ مشق بنا چکے ہیں۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے خطا کا صدور مانتے ہیں اور یہ کسی علمی تحقیق کی بنیاد پر نہیں، صرف اور صرف لعین اشرف دجالی کو بچانے کی خاطر۔

کیا یہی اسلام ہے؟

کیا یہی منہجِ اہلسنت ہے؟

روافض تو صحابۂ کرام تک پہنچے تھے، یہ ملعون تو انبیائے کرام بلکہ سید الانبیاء تک پہنچ گئے۔

کیا یہ لوگ روافض سے بڑے گمراہ نہیں؟

ہم اللہ جل وعلا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ کریم اہلِ اسلام پر خاص کرم فرمائے۔ اہلِ اسلام کو ہر فتنے سے محفوظ رکھے۔ ہمیں خاندانِ رسول ﷺ کی غلامی میں زندہ رکھے۔ اسی غلامی میں ایمان وعافیت کی موت عطا فرمائے۔

آمین

بحرمة النبی الامین وآله الطاهرین

صلی الله تعالی علیه وعلی آله وسلم

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعة العین ۔ سکھر

04 جمادی الاولی 1444ھ

29 نومبر 2022ء

#سنی کی پہچان

یہ دور فتنوں کا ہے اور عوام کے لیے حقیقی اہلِسنت کو پہچاننا دشوار ہو چکا ہے۔ عوام کو چاہیے کہ اس سلسلے میں معیار:

سیدۃ نساء اہل الجنۃ سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ تعالیٰ علیہا

کو بنائیں۔

✓ وہ لوگ جو سیدۃ نساءِ اہل الجنۃ سیدہ فاطمہ زہراء کی عظمت کی بات کرتے ہیں وہ سنی ہیں۔

ہر وہ شخص جو:

- × سیدہ زہراء سلام اللہ تعالی علیہا کی جانب خطا کی نسبت کرے۔
- × سیدہ پاک سلام اللہ تعالی علیہا کی جانب خطا کی نسبت کرنے والوں کا دفاع کرے۔
- × گستاخِ سیدۂ کائنات کے لیے نرم گوشہ رکھے۔
- × سیدۂ کائنات کے دفاع میں کھڑے ہونے والے علماء، مشائخ، سادات کے لیے رافضی، نیم رافضی، شیعہ، شیعہ نواز، تفضیلی یا اس قسم کے الفاظ استعمال کرے۔

سنی کو چاہیے کہ ایسے تمام لوگوں سے اجتناب کرے۔ ان کی تقریر و تحریر کو اپنی روحانی زندگی کے لیے زہرِ قاتل سمجھتے ہوئے دوری اختیار کرے۔

#نجم القادری